

هَذِهِ حَصَارُ الْمُتَائِسِ وَهُدُىٰ وَرَحْمَةٌ لِّلْعَوْمِ وَلِّلْقَوْمِ

اصیلت



مکتبہ رضوان، گنج بخش، دہلی

ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور میرے خیال میں مدینہ کی بھی اس سے متفق ہوں گے۔

علم ما کان و ما یکون ہم پتے کو دیکھئے جس کا تناصر دریافت دین سے ہے کام اللہ عزوجل

لیکن یہ بیش غریب جس پر پڑھو اپنے احمد رحمہ اللہ علیہ وسلم کو بعض معلوم غریب ہے پڑھو فرمایا

جیسا کہ علوم آیات و احادیث کا مفاد ہے یہ اس میں کچھ غریب ہے تو جستہ اہل فتاہ حنفیہ خصوص

عنه کسی نے علوم حسن کو کسی نے علم روح کو، کسی نے صد قیامت کو، کسی نے متشابهات کو خاص کی لیکن

اس کے ماقبل ساتھ بہت سے علماء محدثین و مفسرین فائدہ دین دیکھتے علماء علماء پڑھنے اس میں کوئی غریب

نہیں کی اندیحات و احادیث کو ان کے علوم پر اسی طرح رکھا جس طرح ہم رکھتے ہیں اور حضور کے یہ علم

ما کان و ما یکون کا اسی تفصیل ساتھیات کیا جیسے پڑھتے ہیں جس سے ڈانٹی ہو گی کہ جس میں

سے ہم حضور سید عالم سلی اللہ علیہ وسلم کے یہ علم غریب تابت کرتے ہیں یہ ما را تول من رہے اور ما

دن سے ہے اور نہ فخر ریات نہ بہبے سے، بلکہ راب فنٹ مل سے ہے۔ اور جو رسول حضور کرم سلی اللہ علیہ

وسلم سے لغزیں و غزاری بنا رہیں تو فضیل سے حضور کے یہ علم ما کان و ما یکون کا اثبات نہیں کرتے ہم ان کو

کافر دکھرا دو دکھرا نہ استحقی بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب

قدس سرہ اخواز نے خاص الافتادہ پر الدوڑۃ الکبیرہ میں اس کی صفات و مزاج لفظیوں میں تصریح

فرمائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:-

لہ رفہ اول تاہم آفریم طلب ہے کہ ابتو ائے دنیا سے یہ کہاں جنت رہنگ کہ تم بھی کو ما کان و ما یکون
سے تبرکات جاتے ہے اور بھی کو تشریع ان ضمروں جسیں ہم کرتے ہیں کہ:-

حضرت احمد سلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے ایجاد ائے آفریش سے سلکر قیامت تک جو کہ ہو جائے

جو ہو رہے جو ہو تو سب کا تفصیل سر علیہ فرمائی:-

قیامت کی ویتو انہوں نے سے بھی ہو دخون جنتہ: رپرہن ہو گی ترجمہ تک جتنی بہت بھی حدود ہیں پسے
پہنچنے اس وقت تک کہ تہ حرمہ بہت اخونی میں اخونی میں اندیخت کے بعد کے حدود پہار حدود

.....

بے اور اس کا منکر کافر ہے، اور سیرے خیال میں مدینہ کی بھی اس سے تعلق ہوں گے۔
علم ما کان و ما یکون https://lt.meltaqviyatuleemaz
بے اس پر لکھے ہیں کہ اتنا صورت ہے کہ دین سے کہا شد عربوں
یعنی پیش نظر اور قدر کو خلیع کیا آیا رہا تو اول سے یہم آنحضرت نام کا نہاد تھا مال بے
بیسا کر گوئم آیات و احادیث کے خصوصیں ہے تو جست سے اہل کلام چراز خصوصیں
نہیں کسی نئے علم خصیں کو کسی نے علم درج کیا تھا اس سے تباہت کر کسی نے مستشاریات کو خاص کیا بلکہ
اس کے ساتھ ساتھ بست سے علماء و محدثین و فضلاء و علماء اخلاق ہرنے اسی کوئی خصوصیں
نہیں کی اور آیات و احادیث کو ان کے گوئم پر اسی طرح لکھا جس طرح بہرہ جن جن کے لیے تم
ما کان و ما یکون کا اکی فضیل سے ثابت کیا جیسے ہر کتنے ہیں جس سے یہ رائے کوئی جو اس
کے حضور پیداالم سل اللہ علیہ وسلم کے لیے علم فریب تابت کرتے ہیں یہ سارا اول منتہ سے اندھہ فریب
آن سے ہے اور دلخواہیات نہیں ہے، بلکہ اپنے فنڈل سے ہے۔ اور جو لوگ حضور اکرم سل اللہ علیہ
وسلم سے بخوبی و خلائقی مبارکہ سے تفصیل ہے جنور کے یہ علم ما کان و ما یکون کا اثبات نہیں کرتے، ہم ان کو
خوازی کرنا تو دیکھنا غایقی بھی نہیں کہتے۔ چنانچہ اصل حضرت عظیم الیکرٹ مولانا شاد احمد رضا خاں صاحب
حمد و مبارکہ تور کار غایقی بھی نہیں کہتے۔ خاص اقتدار حضرت عظیم الیکرٹ مولانا شاد احمد رضا خاں صاحب
حمد و مبارکہ تور کار غایقی بھی نہیں کہتے۔ خاص اقتدار حضرت عظیم الیکرٹ مولانا شاد احمد رضا خاں صاحب
فرائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:-

لے رہیا تو ہم آخوند طلب ہے کہ اپنے دیتے ہے کہ اسی جنت نے ملک کو ہم سے کو ماکان دیا گیں
ٹکرے کی جائے اور اسی کی تحریک اپنے ملکوں جیسی ہے کہ جو ہے جو کہ اے
تمہارے درمیانی اور شعبہ دم کی مشروطیت اپنے اپنے ایز خل سے کریات ملک کو ہو چکا ہے
جو ہر دن ہے جو ہمارا سب سے کمیل سرحد نہ ہے
قریبی اپنے خواہوں (سے) جو اپنے چند ہے: پڑھو گا، تجھ سکھیں اسی، اسی دن ہے جو پس
پتھری اس وقت کے تھے ہم دن بہت لڑکیوں نے انہیں اور تینوں کے ساتھ پڑھ دیا۔

هذا أصل المذاهب وأدبي وأخمي يعمون وينون

بصیرت



مکتبہِ ضوان، گنج بخش، دلاہوڑ

۱۵۳

سند
در علم فیض سول اللہ
زندگی
دین دینی مذکور
دین دینی مذکور
دین دینی مذکور
دین دینی مذکور

قیامہ مالکیہ حنبلیہ ہر چہار مذاہب کے علماء و مجتہدین میں
ف نہیں ہے اور نہ مسلک اعتماد یہ ان چاروں میں مختلف
لکھا ہے اس لئے کہ یہ باہمی اختلافات مذاہب ارجع کے
فرع علیہ میں ہیں نہ اصول اعتماد یہ میں پس اس میں ہر چہار مذکور مذاہب
و حجۃ علماء مستحق ہیں کہ انہیار علیہم السلام غیر پر مطلع نہیں ہیں ۔ اور
اس حدسے کے اثبات پر بزرگوں احادیث و آیات شاہر ہیں جن میں
تفسیر یا دلایت اس امر کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی اور



۲۲۲

فتاویٰ رشیدیہ

یارِ سول کبرا فریاد ہے
یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
مد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفیٰ
میری تم سے ہر گزی فریاد ہے
کسے ہیں ۔

(جواب) ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں باس خیال کر حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع
فریاد یوئے یا شخص محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں ۔ اور بعقیدہ عالم الغیب اور فریادرس ہونے
کے شرک ہیں اور جامع میں منع ہیں کہ عوام کے تسلیہ کو فاسد کرتے ہیں ابتدا کروہ ہو ویں گے و اللہ

رضا خانی مناظر عمر اچھروی لکھتا بے کہ ہمبستری کے وقت بھی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود بتوئے بیں

مقياس حذفیت ص 291

نعود بالله

مقياس منظیت

۲۹۱

حربت احمد رضی اش تائست متنے پڑی کے ذات برستے کی آپ کو جماعت دی اور
امدادیں فراہم کر رہے تھے۔ اسی کی وجہ سے اسی کی وجہ سے اسی کی وجہ سے
بھی رضا خانی اش علیہ وسلم نے حسن کے بہت برستے کے دفات میں جائزہ ناقلوں میں
بیس سالی، میرہ کا آپ حل رہا کہ جیسی بیسی و تھات سے پہنچنے کا طرز کا مصروفیں
عجید اشتبہ سخوت سے بہت ہے۔ کوئی بخدا اس سے
کے۔ ابوداؤد ۳۶۰، اوس نے فدا ہیں تشبہ کے وقت ان علات پڑھے کہ
اس شہزادہ ہے۔ بعد ازاں عباش سے، دعایت ہے کہ جنی سے اش علیہ وسلم میں ایک نسبت بخدا
تھے۔ یعنی قرآن کی صورتہ اور تشبہ کے خلا کہیں جنی سے اش علیہ وسلم نے اس عبارت کے
مکار دیا۔ کہ اس جدیں جنی سے اش علیہ وسلم کے جائزہ ناقلوں نے پردہ میں شہری ایں
خطابت کی درج سے ان کمات کا ہم تشبہ رکی ایں۔ خوشیت یہ ہے کہ جب جنی ایں
اش علیہ وسلم کے درجہ و مقام پر آجی علات آپ کل ضروری کے اش تائستے
انتمال فراہم کے۔ بعد میں کمات آپ کی حضرتی دائے آپ نے جنی ایں کہ اش تائست کو رہنماد کیا
وہ علات یہ ہیں ذکر، باہم ضرور آجیتات ٹھہری انٹھنی کو اعلیٰ ناد اش تائست اش لام
منیت ایکھا ایکھا رہیخسہ امشتریت کا تھا، اش لام اسکی ایکھی ایں جعلی جب دھرنا اسکا
بہب دھرنا تشبہ کے دلت میتھا ہے تو اس کی ملات کیجاہد ہر قلی ہے میں احمد ہر نا
قلمبیخ ہرنا فنا زی المیں ہیں شغل ہم تا اور کھوش کے لیل بیٹھ کر مدد و پادھنا رکھے۔ کوئی
جنی سے اش علیہ وسلم آپ کی ملات پر سلام ہر داد کی جگہ اس کو دریکن ہر میں اب
نمازی کو اس نماز کی ملات میں ہر وقت کی تبدیلی کو سیکھ ہر فنا زیں اور مدد و رکھتے لے بد
بنی سے اش علیہ وسلم کے جائزہ ناقلوں میں اکثر رکھنا پڑتا ہے۔ اور مدام نہایت کہنا جائے کہ
سدم سے لائے ہوئے کے بساں موتیہ میں متفاہ جنایہ میں نقاوں کی دیں ہے۔ یا اونہ
ٹیکھدین کے پڑے دو ابی را اپ سیلیں سن غاصبہاں جی بھی سختے ہیں

مقياس حذفیت

SHOAIB IKRAM HAYATI

یہ نوں میں غلط فہمی ایک تو بھی سماں موٹے کہ وہ سماں عنہ کا جسمول کے داسے
انکار نہ راتی ہیں اور اس کو غلط فہمی سے ارزاج کے سماں حقیقی پر محمول کیا
جائتا ہے۔

دوسرے معراج جسمی کے بارہ میں انکار شہرو رہے کہ ام المؤمنین فرماتے
ہیں مافقدت جسد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسد اقدس میرے
پاس سے کہیں نہ گیا حالانکہ آپ معراج منامی کے بارہ میں فرمادی ہی میں جو مدینہ
منورہ میں ہوئی اور وہ معراج تو کہ معظمر میں ہوئی اسوقت ام المؤمنین خدمت
اندھ میں حاضر بھی نہ ہوئی تھیں بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ ہوئی تھیں اُسے
اُس پر محول کرنا سراسر غلط فہمی۔

تیسرا علم ما قی الغدر کے بارہ میں ام المؤمنین کا قول ہے کہ جو ہے کہ کہ
حضور کو علم ما قی الغدر کھا وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار
نکان مخفی جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب
کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ
کشاف پر میر سید شریف رحمۃ الشرعاء علیہ نے کردی ہے اور یہ لفہنا حق
ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے لفہنا
کافر ہے۔ ۱۱

عرض - وَلَقَدْ سَلَّمَ نَزَّلَتْهُ أُخْرَىٰ هِنْدَدَ إِسْدَرَعَ الْمُنْذَّلَةَ میں
عند کس سے ظرف ہے۔
ارشاد - رالا کی ضمیر فاعل سے اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت

ن سماں موٹی میں حضرت عائشہ کس سماں کا انکار فرماتی ہیں۔

ن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس معراج سے انکار فرماتی ہیں۔

ن علم ما قی الغدر کے بارے میں حضرت عائشہ کس علم کا انکار فرماتی ہیں۔